مالی و کاروباری معاملات میں تنازعات کا سبب اگر کسی ایک فریق کی بد دیانتی ہے تو اس کا علاج سوائے اصلاحِ احوال اور توبہ و استغفار کے اور کچھ نہیں۔ لیکن بالعموم ان تنازعات کا ایک بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ باہمی شرائط واضح طور پر طے نہیں کی جاتیں، ان کو باہمی اعتماد کی وجہ سے لکھا نہیں جاتا۔ (یہ اعتماد ذرا سا بال پڑنے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے)۔ کئی چیزیں ہر فریق ازخود اپنے ذہن میں فرض کر لیتا ہے۔ غیر واضح اور مبہم شرائط اور مفروضات کی بنیاد پر قائم ہونے والے معاملے کی کشتی بہت جلد باہمی تنازعات کے بھنور میں پھنس جاتی ہے، اور اس کا تختہ تختہ الگ ہونے کی نوبت آجاتی ہے۔ حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ہر معاملہ لکھ لیا جائے۔ اور اس تحریر پر گواہ بھی ہوں۔ شرائط واضح اور مکمل ہوں، اور ان کی نوعیت ایسی ہو کہ تنازعات پیدا ہونے کا امکان نہ ہو۔ اگر ہم معاملات میں ہمیشہ ان احکام کی پابندی کریں تو بہت سے تنازعات پیدا نہ ہوں گے۔ یا اگر پیدا ہوں گے تو آسانی سے سلجھنے کے امکانات ہوں گے۔

اس ضمن میں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات بھی سامنے رکھنے چاہئیں جن میں فی نفسہٖ جھگڑے پیدا کرنے، اور جھگڑوں پر اصرار کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے، اور خود کو برحق جاننے کے باوجود جھگڑا ختم کرنے کے لیے اپنے حق سے دست بردار ہو جانے پر جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجات کی بشارت دی ہے۔

جماعتی زندگی کے معاملات میں تنازعات کی صورت میں بھی چند اصولوں کی پابندی سے تنازعات کم بھی ہو سکتے ہیں، اور جو ہوں وہ جلدی سلجھ بھی سکتے ہیں۔ اوّل تو اپنے نفس کے لیے کوئی تنازعہ نہ اٹھانا چاہیے، نہ اس کی پیروی کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ہمارا سارا کام تو رضائے الٰہی کی خاطر ہے۔ دوسرے یہ کہ جس سے تنازعہ ہو، سب سے پہلے اس سے ہی گفتگو کرنا چاہیے، اس سے پہلے کہ ہم کسی نجی گفتگو میں، یا کسی مجلس میں، اس کی شکایت کریں یا اپنا کیس فوٹو کاپی کر کے ہر کس و ناکس تک پہنچا دیں۔ دوسرے مرحلہ پر آپ اس معاملہ کو صرف اس شخص کے سامنے پیش کریں، جو اس میں اصلاح کرنے کے لیے ذمہ دار و مختار ہو۔ جن لوگوں کو اصلاحِ احوال کی کوئی ذمہ داری نہ ہو، یا جنہیں